

## 34715 - آدم علیہ السلام کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنانے والی حدیث کا باطل ہونا

### سوال

میں نے مندرجہ ذیل حدیث پڑھی ہے میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ صحیح ہے یا نہیں ؟  
( جب آدم علیہ السلام نے غلطی کا ارتکاب کیا تو کہنے لگے : اے میرے رب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف کر دے ، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم علیہ السلام تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے جان لیا حالانکہ میں نے ابھی تک اسے پیدا بھی نہیں کیا ؟  
تو آدم علیہ السلام کہنے لگے اے رب اس لیے کہ جب تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے بنا کر روح پھونکی تو میں نے اپنا سراٹھایا تو عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا تو مجھے علم ہو گیا کہ تو اپنے نام کے ساتھ اس کا نام ہی لگاتا ہے جو تیری مخلوق میں سے تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو سچ کہہ رہا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں ، مجھے اس کے واسطے سے پکارو تو میں تجھے معاف کرتا ہوں ، اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا ) ۔

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

یہ حدیث موضوع ہے ، اسے امام حاکم نے عبد اللہ بن مسلم الفہری کے طریق سے بیان کرتے ہیں : حدثنا اسماعیل بن مسلمة انبا عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن ابيه عن جده عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : جب آدم علیہ السلام نے غلطی کا ارتکاب کیا --- پھر حدیث کو انہی الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے جو کہ سائل نے ذکر کیے ہیں ۔

امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے ۔ اھ

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا علماء کرام کی کثرت نے تعاقب کیا اور اس حدیث کی صحت کا انکار کیا

ہے اور اس حدیث پر حکم لگایا ہے کہ یہ حدیث باطل اور موضوع ہے ، اور یہ بیان کیا ہے کہ امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ خود بھی اس حدیث میں تناقض کا شکار ہیں ۔

علماء کے کچھ اقوال پیش کیے جاتے ہیں :

امام حاکم رحمہ اللہ کی کلام کا امام ذہبی رحمہ اللہ تعاقب کرتے ہوئے کہتے ہیں : بلکہ یہ حدیث موضوع ہے اور عبدالرحمن واہی ہے اور عبداللہ بن مسلم کا مجھے علم ہی نہیں وہ کون ہے ۔ اھ

اور میزان الاعتدال میں امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ اس طرح لکھتے ہیں یہ خبر باطل ہے ۔ اھ

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے لسان المیزان میں اسی قول کی تائید کی ہے ۔

اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : اس طریق سے عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے یہ روایت متفرد بیان کی ہے اور عبدالرحمن ضعیف ہے اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی قول کو صحیح کہا ہے دیکھیں البداية والنهاية ( 323 / 3 ) ۔

اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے الضعیفة میں اسے موضوع قرار دیا ہے دیکھیں السلسلة الضعیفة ( 25 ) ۔ اھ

اور امام حاکم ۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے ۔ نے خود بھی عبدالرحمن بن زید کو متہم بوضع الحدیث کہا ہے ، تو اب اس کی حدیث صحیح کیسے ہو سکتی ہے ؟ !

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ " القاعدة الجلیة فی التوسل والوسيلة ص ( 69 ) " میں کہتے ہیں :

اور امام حاکم کی روایت انہیں روایات میں سے جس کا ان پر انکار کیا گیا ہے ، کیونکہ انہوں نے خود ہی کتاب " المدخل الی معرفة الصحیح من السقیم " میں کہا ہے کہ عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے موضوع احادیث روایت کی ہیں جو کہ اہل علم میں سے غور و فکر کرنے والوں پر مخفی نہیں اس کا گناہ اس پر ہی ہے ، میں کہتا ہوں کہ عبدالرحمن بن زید بن اسلم بالاتفاق ضعیف ہے اور بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے ۔ اھ دیکھیں " سلسلة الاحادیث الضعیفة للالبانی رحمہ اللہ ( 1 / 38 - 47 ) ۔

واللہ تعالیٰ اعلم ۔